REGD - No P. 67

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۶ اپریل - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۰ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔
الحمد للہ۔

• محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں
• محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تا حال قادیان واپس تشریف نہیں لائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر طرح سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت قادیان واپس لائے۔ آمین۔

قادیان ۱۷ اپریل محترم یونس احمد صاحب اسلم کی طبیعت تا حال علیل ہے بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ مناسب حال علاج معالجہ جاری ہے۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔
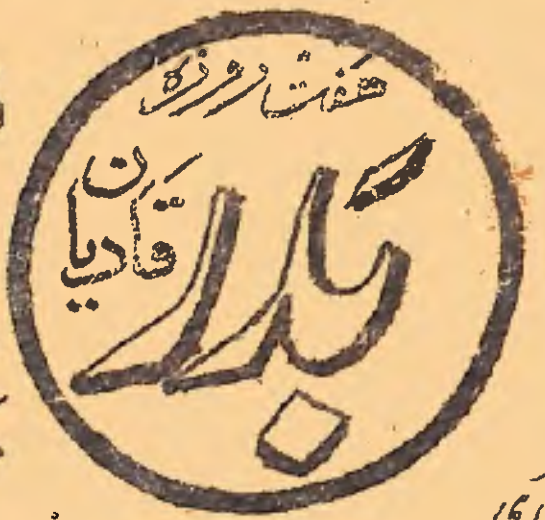
ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۴۹ ویں مجلس مشاورت کا انعقاد

جماعت کے اہم تربیتی اصلاحی و تنظیمی امور سے متعلق مشورے - قریباً ۹۰ لاکھ روپے کے سالانہ بجٹ کی منظوری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطاب

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۴۹ ویں مجلس مشاورت بتاریخ ۵-۶-۷ اپریل منعقد ہوئی۔ نمائندگان نے ایجنڈے میں درج شدہ جماعت کے اہم تربیتی اصلاحی اور تنظیمی امور پر غور و فکر اور بحث و تمحیص کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مشورے پیش کئے۔ حضور نے ان پیش کردہ سفارشات پر روشنی ڈال کر ان کے بابرکت فیصلے صادر فرمائے۔ قریباً ۹۰ لاکھ روپے کے سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ بھی منظور کئے گئے۔

مجلس مشاورت کے باضابطہ انعقاد سے قبل مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ میں سورت آل عمران کی آیت ۱۶۰ کی تفسیر بیان کر کے اسلامی نظام شوریٰ کی تفصیلات پر روشنی ڈالی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اس آیت کریمہ کی رو سے اللہ تعالیٰ نے مشورہ لینے کا حق نبی کو یا نبی کی نیابت میں خلیفہ کو دیا ہے اس لحاظ سے جماعت پر خلیفۂ وقت کا یہ حق ہے کہ جب وہ مشورہ کے لئے بلائے تو اُسے مشورہ دیں کن لوگوں سے مشورہ لینا ہے کن امور سے متعلق مشورہ لینا ہے اور کس رنگ میں مشورہ لینا ہے ان سب باتوں کا فیصلہ کرنا خلیفۂ وقت کا حق ہے پھر مشورہ کے بعد عزم کرنا اور فیصلہ پر پہنچنا بھی خلیفۂ وقت کا کام ہے نیز جن لوگوں کو خلیفۂ وقت مشورہ کے لئے بلائے ان کے فرائض پر بھی حضور نے خطبہ کے دوران روشنی ڈالی۔ اور اسلامی نظام شوریٰ کی تفصیلات کو قرآن کریم کی متعدد آیات اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا۔

۴ بجے سہ پہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایوان محمود (دفتر خدام الاحمدیہ کے ہال) میں تشریف لا کر مختصر خطاب اور پُر سوز اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس شوریٰ کا افتتاح فرمایا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد حضور نے مجلس شوریٰ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا رہبر و ہادی ہو، ہمارے ذہنوں کو جلا بخشے، نمائندگان کو صحیح مشورے دینے اور مجھے صحیح فیصلے پر پہنچنے کی توفیق دے پھر ساری جماعت کو یہ توفیق دے کہ جو فیصلے خلیفۂ وقت کی طرف سے جاری کئے جائیں وہ خود بھی ان پر عمل پیرا ہوں اور آئندہ نسلوں کی وہ اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ بھی ان پر عمل پیرا ہوتی چلی جائیں اور اس طرح جماعت کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے — اس کے بعد حضور نے ایک پُر سوز اجتماعی دعا کرائی۔

دعا سے فارغ ہونے پر حضور نے نمائندگان کو افتتاحی خطاب سے نوازا۔ تشہد و تعوذ اور سورت فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی جو عظیم مہم جاری کی ہے اس میں ایک سال اور [illegible] بنا گیا ہے - اس ایک سال میں ہم نے مخالفین اسلام کی طرف سے بعض ایذا پہنچانے والی باتیں بھی سنیں اور بہت سی پیاری اور دل خوش کن باتیں بھی ہمارے کانوں میں پڑیں - جہاں ہم نے اس ایک سال میں دیکھا کہ دہریت اور عیسائیت اسلام پر نہایت زور سے حملہ آور ہے وہاں ہم نے اسلام کی تائید میں خدائی رحمت کی بارشیں بھی برستی دیکھیں - ہم نے مشاہدہ کیا کہ آسمان سے فرشتوں کا نزول ہو رہا ہے جو لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کر رہے ہیں۔ اور انہیں گھیر گھیر کر اسلام کی طرف لا رہے ہیں - گذشتہ سفر یورپ میں ہم نے جہاں پادریوں کو اسلام کے متعلق غلط باتیں اور غلط فہمیاں پھیلاتے دیکھا وہاں ہمیں خود غیر مسلموں میں ایسے لوگ بھی نظر آئے - جنہوں نے وہاں کے اخبارات میں خطوط اور مضامین لکھ لکھ کر اپنے ہی پادریوں کو بے دینی اور اسلام کے خلاف ان کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔

الغرض یہ عظیم جنگ جو اسلام اور لا مذہب طاقتوں کے درمیان جاری ہے اس میں جہاں مخالف طاقتیں پہلے سے زیادہ زور لگا رہی ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی اسلام کی تائید میں زیادہ سرگرمی کے ساتھ مصروف کار ہیں (اس موقع پر حضور نے اس کی بعض تازہ مثالیں بھی بیان فرمائیں)

خطاب کے آخر میں حضور نے فرمایا جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ایک سال میں ہم اتنے آگے نہیں بڑھے جتنا ہمیں بڑھنا چاہئے تھا۔ تو دل کانپ اُٹھتا ہے اور اس تصور سے کہ خدا نے تو ہمیں نصرت اسلام کے لئے یہ کتنی بڑی بشارت عطا فرمائی تھی لیکن ہم نے اس عرصہ میں اس کی قدر نہ کی۔ آج ہم نئے پروگرام کی غرض سے جمع ہوئے ہیں ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری غفلتوں اور سستیوں کو اپنی مغفرت کی چادروں میں ڈھانپ لے اور ہمیں پہلے سے بڑھ کر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے حضور نے نمائندگان کے مشورہ سے تین سب کمیٹیوں کی تشکیل منظور فرمائی۔ ان سب کمیٹیوں نے اس روز رات گئے تک جملہ تجاویز پر غور کر کے اپنی سفارشات مرتب کیں۔ اور ۶ و ۷ اپریل کو شوریٰ کے تین اجلاسوں میں یہ رپورٹیں زیر غور آئیں۔ ان میں صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید - وقف جدید کے سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ بھی شامل تھے جن کی مجموعی آمد ۸۹۷۷۵۸۴ کے مقابل پر اتنی ہی رقم کے اخراجات پیش ہوئے۔ شوریٰ نے متفقہ طور پر بعض ترمیمات کے ساتھ ان بجٹوں کو منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم - اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان ـــــــ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۶۸ء

فعّال جماعت کا مثالی کردار

عیسائیت کے غلبہ اور الحاد و دہریت کے پُر آشوب زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا بیج بو دیا۔ آپؑ نے اُن سب حملوں کا بھی نہایت کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جو چاروں طرف سے اسلام پر ہو رہے تھے۔ اور ساتھ ساتھ پاک صحبت اور تعلیم و تربیت کی اعلیٰ عملی تربیت کے نتیجہ میں ایک ایسی فدائی جماعت بھی پیدا کر دی جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر کے اُٹھی اور ساری دنیا میں ایک نیک پُر امن روحانی انقلاب لانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو گئی ــــ!!

اسلام کا احیاء اور اس کے حیات آفریں پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچا دینا ایسا کام نہیں جو محض وقتی توجہ کا ہو۔ یا یہ کہ صرف ایک ہی نسل اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا دے۔ بلکہ مسلسل کوشش اور پیہم جدوجہد اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل کی بے لوث قربانیوں کے ساتھ صبر و استقلال سے آگے بڑھنے کا متقاضی ہے۔

جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان اور فضل ہے اُس نے اس جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع ہو جانے اور ایک واجب الاطاعت امام کے تابع فرمان ہو کر اسلام کے لئے اجتماعی خدمات بجا لانے کی سعادت بخش رکھی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ باوجود قدم قدم پر شدید مشکلات اور طرح طرح کی رکاوٹوں، سخت مخالفتوں اور نامساعد حالات کے خدا کے فضل سے جماعت نے ایسے کام کر دکھائے ہیں جس کی نظیر کوئی بھی دوسرا اسلامی فرقہ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

فی زمانہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر راہِ خدا میں ایک معقول رقم باقاعدہ دیتے چلے جانا کوئی معمولی بات نہیں۔ لیکن جماعت کی شاندار بنیاد اور اس کی اعلیٰ روحانی تربیت ہی کا نتیجہ ہے کہ افرادِ جماعت خدا کے دین کے لئے ہر قسم کی مالی اور جانی قربانیاں بھی دیتے چلے جاتے ہیں اور ان کے دلوں میں کسی طرح کا نہ تو ملال پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی انقباض۔ اور نہ ہی کسی وقت ایسی نوبت آئی کہ قربانی کرتے ہوئے تھک گئے ہوں ــــ بلکہ یہ حقیقت ہے کہ ایک نوع کی قربانی کر لینے کے بعد مومنوں کو ایسی روحانی لذت حاصل ہوتی ہے اور انہیں ایسا سرور میسر آتا ہے کہ اُن کی طبائع خود بخود دوسری قربانی کی طرف مائل ہونے لگتی ہیں۔ پھر دوسری کے بعد تیسری سیڑھی کی طرف قدم اُٹھتا چلا جاتا ہے۔ یہ تو ہم نے بطور مثال صرف مالی قربانیوں کی کیفیت کا ذکر کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ دوسری قسم کی روحانی ترقیات اپنی جگہ پر ہیں جن کے بارہ میں ہر شخص ایک علیحدہ دنیا رکھتا ہے اور قربِ الٰہی میں بڑھتا چلا جاتا ہے ــــ!! مخلصین تو خدا کی رضا کے بھوکے ہوتے ہیں وہ ان راہوں کی تلاش میں رہتے ہیں کہ جن پر چل کر مالک ارض و سماء کی خوشنودی حاصل ہو!! خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے پاکیزہ نصب العین کے مطابق برابر آگے قدم بڑھا رہی ہے۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس رفتار کو اور تیز کیا جائے جس کسی جماعت یا فرد میں سستی یا غفلت کے آثار نظر آئیں اُنہیں بیدار کیا جائے۔ وقت کے ساتھ ساتھ چلنے کے لئے اُنہیں ہمیشہ چوکس رکھا جائے

حضرت امام ہمام کی طرف سے یا مرکز سلسلہ کی طرف سے جاری کردہ تحریکات پر لبیک کہنا اور وقت مقررہ کے اندر اندر پروگرام کو پورا کر لینا جہاں ہر فرد کو خدائی انعام کا مستحق بنا دیتا ہے وہاں جماعت کی کامیابی بھی یقینی ہے ــــ!!

اس وقت ہم احباب جماعت کو تین اہم ذمہ داریوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اور ہر احمدی بھائی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان میں اعلیٰ رنگ میں سرخرو ہونے کی کوشش کریں۔

پہلی بات تو یہی ہے کہ اپریل کا مہینہ انجمن کے مالی سال کا آخری مہینہ ہوتا ہے۔ ماہ مئی میں نئے مالی سال کا آغاز ہوتا ہے۔ دوست جانتے ہیں کہ اپریل کا مہینہ نصف سے زیادہ تو گذر ہی گیا ہے۔ یہ پرچہ آپ حضرات تک پہنچتے اس کا آخری عشرہ ہی رہ جائے گا۔ اس لئے کما حقہٗ کوشش کریں کہ گذر رہے مالی سال کا جس قدر چندہ آپ کے ذمہ یا آپ کی جماعت کے ذمہ ہے اُسے ان چند ایام میں پورے کا پورا ادا کر کے سرخروئی حاصل کریں۔ ایسا نہ ہو کہ مالی سال کے یہ چند ایام جو باقی ہیں وہ بھی اس طرح گذر جائیں اور مرکز میں آپ کے نام بقایا کا ریکارڈ ہو۔ اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ نیا مالی سال نئی مالی ذمہ داریاں اپنے ساتھ لائے گا تب آپ پر بوجھ زیادہ ہو جائے گا۔ اس لئے قبل اس کے کہ یہ بوجھ بڑھ جائے اس ہلکے بوجھ ہی کو ادا کر کے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

۲۔ آپ حضرات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور حضور کے سفر یورپ کے کوائف سے اس بات کا بخوبی علم حاصل کر چکے ہیں کہ الٰہی نوشتوں کے مطابق یہ دنیا ایک بہت بڑی تباہی کے کنارے کھڑی ہے جس کی نسبت حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تو بڑے ہی واشگاف الفاظ میں اہل یورپ کو اس امر کا انتباہ بھی فرما دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضور نے اپنی جماعت کو اُن اہم ذمہ داریوں کے لئے تیار ہو جانے کے لئے بھی راہ بتا دی ہوئی ہے۔ وہ بابرکت راہ ہے قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی مہم یہ ایسا لائحہ عمل ہے جس سے نہ تو کبھی غفلت چاہیئے اور نہ ہی اس میں کسی طرح کا انقطاع آنے دینا چاہیئے۔ دراصل یہ وہ تیاری ہے جو اس عبوری عرصہ میں جماعت احمدیہ کے ذمہ لگا دی گئی ہے اس لئے ہر جماعت کا کام ہے کہ حضور انور کی ان ہدایات کے مطابق سب احباب کے لئے قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کا باقاعدہ انتظام ہو۔

تیسرے نمبر پر روحانی طور پر اپنے آپ کو اُن ذمہ داریوں کے ادا کرنے کے قابل بنانے کے لئے تسبیح و تحمید اور درود شریف کے بکثرت پڑھنے کا التزام ہے۔ اس کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ بابرکت سکیم جاری فرمائی ہے اسے بھی احباب بھولا نہیں بلکہ مناسب ہے کہ جماعت کے عہدیداران وقتاً فوقتاً اپنے یہاں کے احباب کو یاد دلاتے رہا کریں۔ مثلاً کبھی چھوٹی عمر کے بچوں کو پیار و محبت کے ساتھ پوچھ لیا کبھی نوجوانوں کو توجہ دلا دی کبھی بزرگان کے نوٹس میں لے آئے۔ اس طرح ایک دوسرے سے محبت و پیار کے ساتھ نیکی میں تعاون کر کے اس بابرکت تحریک کو زیادہ سے زیادہ وسعت دی جائے۔ اس سے جماعتی طور پر جو فوائد منصۂ شہود میں آئیں گے وہ تو ظاہر ہی ہیں اس سکیم پر عمل درآمد کرنے والا ہر شخص انفرادی طور پر بھی اس کے ثمرات کی شیرینی سے لطف اندوز ہوگا؛ اُس کا گھر نور اور برکت سے م

۴۔ بھر جائے گا۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے

یاد جس دل میں ہو اُس کی وہ پریشان نہ ہو
ذکر جس گھر میں ہو اُس کا کبھی ویران نہ ہو

"مسیح پاک کے پیارو نصیب والے ہو"

از مکرم سید شاہ محمد صاحب سیفی یبج بہاڑہ کشمیر

مسیح پاک کے پیارو نصیب والے ہو
نگاہِ ناز کے پروردہ اور پالے ہو

ہزار شکر کہ ہے احمدیت عالمگیر
ہزار شکر کہ ظلمات میں اُجالے ہو

بپئے اشاعتِ اسلام محوِ خدمت ہو
برائے معترض اوہام کے اڑانے ہو

ہمارے زورِ دلائل سے سب ہیں متاثر
خدا کے فضل سے ممتاز ہونہالے ہو

رکھو نہ خوفِ حوادث حفاظتِ حق ہے
ازل سے ایزدِ متعال کے حوالے ہو

الی المعاد ہے مشروط خدمتِ قرآں
نئی زمین نئے آسمان والے ہو

مطیعِ مہدیٔ دوراں! قدم بڑھائے جا
کہ ہو مکمل وہ کام جو سنبھالے ہو

امامِ حق کی اطاعت بڑی سعادت ہے
عروج پر ہو ترقی میں در کمالے ہو

الٰہی فضل سے تبلیغِ دیں کے کرسامان
ابھی تو ٹوٹنے والے دلوں کے تالے ہو

یہ دورِ ثانی و ثالث یقینی ہے سیفیؔ
دلِ گداز سے کیا کیا گہر نکالے ہو!

خطبہ جمعہ

تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو اور ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرو

تقویٰ کسی ایک عمل صالح کا نام نہیں بلکہ تمام نیک اعمال و اقوال کی کیفیت کا نام تقویٰ ہے

قرآن کریم نے سب سے زیادہ زور تقوے کے اختیار کرنے پر دیا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم مارچ ۱۹۶۸ء

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

قرآن کریم میں جس قدر زور

تقوے کے اختیار کرنے پر

دیا گیا ہے اتنا کسی اور حکم کے متعلق نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقویٰ کسی ایک نیک بات یا پاک اعتقاد یا صالح عمل کا نام نہیں بلکہ تمام اعمال کی کیفیت کا نام ہے، تمام نیک اقوال کی کیفیت کا نام ہے۔ تمام پاکیزہ اعتقادات جو رکھے جاتے ہیں ان کی کیفیت کا نام ہے۔ اس کا تعلق ہر قول اور ہر اعتقاد اور ہر فعل کے ساتھ ہے جو صالح ہو، نیک اور پاک ہو۔ شروع میں اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کیا۔ یہ بیان کرنے کے بعد کہ الکتاب تم پر نازل کی جا رہی ہے۔ جس کے اندر کوئی ریب راہ نہیں پا سکتا۔

ایک کامل اور مکمل ہدایت نامہ

جس کے بغیر ہم حقیقی معنی میں نہ دنیوی ارتقائی منازل طے کر سکتے ہیں نہ روحانی بلندیوں تک پہنچ سکتے ہیں وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جا رہا ہے۔ اَلْکِتٰبُ اور لَا رَیْبَ فِیْہِ اس کی صفات ہیں لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ایک ہدایت نامہ ایک نہایت حسین تعلیم ایک ایسی شریعت جو زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچانے والی ہے ہمارے ہاتھ میں دی جا رہی ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھ لینا کہ یہ شریعت صرف ان لوگوں کو کامیابی تک پہنچانے والی ہے جو مضبوطی کے ساتھ تقویٰ کی راہیں اختیار کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بڑی نمازیں پڑھنے والا ہو، اگر کوئی شخص بظاہر اپنے مال کو مستحقین پر بڑا ہی خرچ کرنے والا ہو، اگر کسی شخص کی زبان نہایت ہی میٹھی ہو، اگر کوئی بظاہر انتہائی ہمدردی اور خیر خواہی کرنے والا ہو، اگر اس کے یہ اعمال تقویٰ کی بنیادوں پر قائم نہیں کئے جاتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہو سکتے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ مکمل ہدایت نامہ ہے پوری طرح اس پر عمل کر کے بھی اگر تقوے سے خالی ہو کامیابی کو تم پا نہیں سکتے۔ کامیابی کو وہی پائیں گے جو تقوے کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اسلامی احکام کی پابندی کریں گے۔

دوسری جگہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ۔

جو شخص تقوے کی باریک راہوں کو اختیار کرے گا

اس کے اعمال قبولیت کا درجہ حاصل کریں گے ورنہ وہ رد کر دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان پر کسی ثواب کا فیصلہ نہیں کرے گا تو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہی لوگ اس ہدایت سے فائدہ اٹھائیں گے اور یہ اٹھانے والے ہوں گے جو تقویٰ کی صفت میں استحکام اختیار کریں گے جن کا تقوے بڑی مضبوط بنیادوں پر قائم ہوگا ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا۔ تقوے بھی جب تک ہر دوسری چیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہوسکتا ہے جیسا کہ سورہ فتح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی کہ تقوے کے طریق پر ان کے قدم کو خود اس نے مضبوط کر دیا ہے۔ انسان اپنی کوشش سے اور اپنی جدوجہد سے تقوے کی راہوں پر مضبوطی سے قدم نہیں مار سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقوے کے یہ معنی کئے ہیں۔ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۱-۵۲ میں فرماتے ہیں:-

"اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔"

قرآن کریم نے تقویٰ کے اس معنی کو مختلف مقامات پر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ (حجرات آیت ۸)۔ یہاں بھی

تقویٰ کے معنی

ایک نہایت حسین پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا کی وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ اور تمہارے دلوں کو اس نے اپنے فضل سے اس حقیقت تک پہنچا دیا کہ حقیقی روحانی خوبصورتی تقویٰ کے بغیر ممکن نہیں اور نہ روحانی بدصورتی سے تقوے کے بغیر بچا جا سکتا ہے۔ تو ایک طرف تقویٰ سے ہر حکم الٰہی کی بجا آوری میں بشاشت پیدا کرتا ہے۔ اور دوسری طرف ہر اس چیز سے نفرت پیدا کرتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکالنے والی اور اس کی ناراضگی کو مول لینے والی ہو۔ یہاں تقوے کے متعلق ہی ایک لطیف مضمون بیان ہوا ہے۔ جس کی تفصیل میں تو میں اس وقت نہیں جاؤں گا بہرحال یہ اشارہ کافی ہے اسی وجہ سے سورۂ "بقرہ" کے شروع میں بھی فرمایا تھا ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ اور سورۂ بقرہ میں ایک دوسری جگہ آ گے جا کے آیت ۱۹۰ میں یہ فرمایا وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ کامل نیک وہ ہے جو تقوے کی تمام راہوں کو اختیار کرتا ہے یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ البر یعنی کامل نیک وہ شخص نہیں جو اپنے اوقات کو نمازوں میں زیادہ خرچ کرتا ہے یا اپنے اموال کو خدا کی مخلوق کی محبت میں اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے یا حج کرتا ہے یا رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ بلکہ کامل نیک وہ ہے جو تقویٰ کی راہوں کا خیال رکھتا ہے جو شخص تقویٰ کی راہوں کا خیال رکھتا ہے باقی اعمال صالحہ یا اقوال پاکیزہ جو ہیں وہ اسی طرح اس سے نکلتے ہیں جس طرح ایک جڑ سے کسی درخت کی شاخیں نکلتی ہیں جس کی مثال دی گئی ہے تقوے کے سلسلہ میں ہی اور اس کے متعلق آگے جا کر میں کچھ بیان کروں گا۔

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

کامل نیک (البر) وہ ہے

جو تقوے کی تمام راہوں پر گامزن ہے۔ اور فرمایا وَاتَّقُوا اللّٰہَ کہ بنیادی حکم تمہیں دیا جاتا ہے کہ تم اللہ کا تقوے اختیار کرو گے تو تمام نیکیاں بھی بجا لاؤ گے اور مآلکم تم کامیاب ہو جاؤ گے ایسی کامیابی کہ جس کی نظیر دنیا میں نہ ہو تقوے کے بغیر تم نہیں پا سکتے۔

حقیقت یہی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایام الصلح میں فرمایا ہے "تقویٰ ہر ایک بدی سے

پہنچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے کہ جب تک انسان تقویٰ کی راہوں کو اختیار نہ کرے روح کے ان خواص اور قوتوں کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پا کر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی مضمون ہے جو ھُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ میں بیان کیا گیا ہے کہ تقوے کے بغیر روح کے ان خواص اور قوتوں کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا حالانکہ قرآن کریم تو وہاں موجود ہے جس کو پا کر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔

یہ مضمون کہ تقویٰ کا تعلق تمام ہی نیکیوں سے ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ تقویٰ سے ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔" (ایام الصلح) تقوے ایک ایسا قلعہ ہے کہ جب اس کے اندر نیک اقوال اور صالح اعمال داخل ہو جاتے ہیں تو وہ شیطان کے ہر حملہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں لیکن اگر کوئی عمل بظاہر کتنا ہی پاکیزہ اور صالح کیوں نظر نہ آتا ہو اگر وہ اس قلعہ میں داخل نہیں تو شیطان کی زد میں ہے کسی وقت وہ اس پر کامیاب حملہ کر سکتا ہے کیونکہ اگر تقوے نہیں تو کبر پیدا ہو سکتا ہے ریاء پیدا ہو سکتا ہے، عجب پیدا ہو سکتا ہے اگر تقوے ہے تو ان میں سے کوئی بدی پیدا نہیں ہو سکتی یعنی شیطان کامیاب وار نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ قرآن کریم میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابھی جو فقرہ میں نے پڑھا ہے وہ معنوی لحاظ سے اسی کا ترجمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ دخان میں فرماتا ہے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ کہ متقی یقیناً ایک امن والے اور محفوظ مقام میں ہیں تو یہی وہ حصن حصین ہے۔ یہی 'امین' کے معنے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے ہیں کہ محفوظ اور امن میں وہی ہے جو تقویٰ پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے جو تقوے پر قائم نہیں وہ امن میں نہیں وہ خطرہ میں ہے۔ وہ حفاظت میں نہیں خوف کی حالت میں ہے۔ اور ایسا شخص مقام امین میں نہیں ہے بلکہ اس مقام پر ہے جسے دوسرے لفظوں میں جہنم کہا جاتا ہے۔

پس قرآن کریم نے ہی تقوے کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے معنوی لحاظ سے

حصن حصین کا تخیل

پیش کیا ہے کہ سوائے تقوے کی راہوں پر چل کر کوئی شخص امن میں نہیں رہ سکتا۔ کوئی اور ذریعہ نہیں ہے اس محفوظ قلعہ میں داخل ہونے کا سوائے تقوے کے دروازے کے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مضمون کو ایک دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے ع

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

ہر نیکی خواہ وہ قولی ہو یا فعلی وہ تقویٰ کی جڑ سے نکلتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو سینکڑوں احکام دیئے ہیں۔ جب ہم ان پر عمل کرتے ہیں اور اس رنگ میں کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ بنیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی جنت کے درختوں کی شاخیں ہو جائیں اور ان درختوں کے لئے پانی کا کام دیں تو یہ اسی وقت ہوتا ہے۔ جب یہ شاخیں تقوے کی جڑ سے نکلیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام اقوال

دراصل قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ تمثیل پیش کیا کہ ع

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

یہ قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر ہے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ایک کلام پاک (یعنی قرآن کریم) کی حیثیت کو بیان کیا ہے یعنی وہ ایسا (كَلِمَةً طَيِّبَةً) ہے جس کی مثال ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ متقی بناتا اور تقوے کی راہوں پر ثبات قدم عطا کرتا ہے اور اس طرح اس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے۔ پھر اس سے شاخیں پھوٹتی ہیں جو اعتقادات صحیحہ ہیں یعنی انسان کے اعتقادات شاخوں کی شکل اختیار کرتے ہیں (تمثیلی زبان میں) جو اوامر و نواہی پر مشتمل ہے اور یہ وہ درخت ہے جس کی ہر شاخ آسمان پر جانے والی ہے اعمال صالحہ کے پانی سے پرورش پانے کی وجہ سے یعنی کوئی بدی والا حصہ اس کے اندر نہیں۔ ہر شاخ جو ہے وہ صحت مند اور نشو و نما پانے والی ہے اور آسمانوں تک پہنچی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے کہ

جب تقویٰ کی جڑ مضبوط ہو

اور جڑ سے نیکی کی اور پاکیزگی اور صلاح کی شاخیں نکلی ہیں تو وہ شاخیں نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرتی ہیں اور روحانی بلندیوں تک پہنچتی ہیں بلکہ اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں تو ہر گاہ ہی ان شاخوں کو تازہ بتازہ پھل لگتا رہتا ہے جس سے انسان فائدہ حاصل کرتا ہے یعنی اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا انسان کو حاصل ہو جاتی ہے اور روح کو ہر لحظہ ایک لذت اور سرور حاصل ہوتا رہتا ہے ان پھلوں کے کھانے سے جن کا کھانا روحانی طور پر ہے لیکن جب تک وہ پھل نہ ملیں وہ خوشحالی حاصل نہیں ہو سکتی۔ وہ لذت اور سرور حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ پھل نہیں مل سکتے جب تک اعتقادات جو ہیں وہ صحیح نہ ہوں اور اعمال صالحہ ان کو سیراب نہ کریں اور تقوے کی جڑ سے نکل کر آسمانوں تک نہ پہنچیں۔ اسی صورت میں اللہ تعالیٰ انہیں قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے کسی فعل کو قبول کر لینا ہی اس کا پھل ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کو اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

پس

ہر ایک نیکی کی جڑ

یہ اتقاء ہے۔ جو شخص تقوے کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہر قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے۔ اسے فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمن تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیری کا موجب بنتے ہیں۔

یہ مضمون کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے ایک دوسری جگہ یوں بیان فرمایا ہے کہ "حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتا ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام) ہر وہ پاک اعتقاد یا عمل صالح جو نور کے ہالہ میں لپٹا ہوا نہیں وہ رد ہونے کے قابل ہے اور رد کر دیا جاتا ہے لیکن جب انسان کا قول اور فعل تقوے کے نور کے ہالہ میں لپٹا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ کو وہ بڑا ہی پیارا اور محبوب ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تشریح بھی کی ہے آپ ہی کے الفاظ میں اس مضمون سے متعلق

ایک چھوٹا سا اقتباس

میں نے لیا ہے جو یہاں بیان کرتا ہوں۔ آئینہ کمالات اسلام میں ہی آپ فرماتے ہیں:-

اللہ جل شانہ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ۔ یعنی اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا (ایک فرقان تمہیں عطا کرے گا) وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آ جائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا۔ اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۷۷، ۱۷۸)

تو اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ

یہ اس حقیقت کو بیان کرنے کے لئے فرمایا ہے کہ ہر وہ عمل جو تقویٰ کی جڑ سے نہیں نکلا، جو تقویٰ کے ماتحت نہیں محفوظ نہیں، جو تقویٰ کے نور کے ہالہ میں روحانی زینت نہیں رکھتا وہ رد کر دیا جاتا ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ تقویٰ عطا کرتا ہے اس کی ساری زندگی کو۔ اس کے سارے افعال کو، اس کے سارے اقوال کو اس کی ساری حرکات و سکنات کو نور عطا کرتا ہے جس نور سے ایسا متقی غیروں سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ یہ خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کو

ایک اور رنگ میں بھی بیان فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور اصل روحانی خوبصورتی تمام ہے اور خوبصورت سے ہماری مراد وہ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں خوبصورت ہو، خوبصورت افعال اور خوبصورت اعمال یعنی جب تک ہمارے اقوال اور ہمارے اعمال اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں روحانی خوبصورتی پانے والے ہوں وہ خواہ کوئی انسان کتنا ہی کرتا رہے وہ خوبصورت نہیں ہوا کرتے۔

قرآن کریم نے جو یہ فرمایا ہے یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ تو یہاں بھی اسی طرف ہمیں متوجہ کیا گیا ہے۔ مسجد تذلل اور عبادت کے مقام کو کہتے ہیں۔ اور زینت سے یہاں مراد دل کی صفائی اور پاکیزگی اور دل کا تقویٰ ہے اللہ تعالیٰ نے یہاں حکم دیا ہے کہ جب مجھے میرے حضور تذلل سے جھکنا چاہو اور میری اطاعت اور میری عبادت کرنا چاہو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے تم اپنے دلوں کو پاکیزہ کرو اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے مجھ تک پہنچنے کی کوشش کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں

فرماتے ہیں:۔

"انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف

نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے جو انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔"
(صفحہ ۱۰۱، ۵۲۔ ایڈیشن اول)

تو

تقویٰ ایک ایسا حکم ہے

جس کا بالواسطہ راست اور نہایت ہی گہرا اور ضروری تعلق تمام دوسرے احکام سے ہے، خواہ وہ احکام ہمارے اقوال سے تعلق رکھتے ہوں یا اعتقادات سے تعلق رکھتے ہوں یا اعمال سے تعلق رکھتے ہوں، خواہ وہ احکام مثبت ہوں کہ کرنے کا حکم دیا گیا ہو، خواہ وہ احکام منفی ہوں کہ برائیوں سے روکا گیا ہو۔ ہر حکم کی بجا آوری اس رنگ میں کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہمارا وہ عمل مقبول اور محبوب ہو جائے ممکن نہیں جب تک تقویٰ کا خیال پیدا نہ ہو، جب تک تقویٰ کی جڑ سے اس کا ستا نہ پھوٹے۔ جب تک تقویٰ کے نور کے ہالہ میں وہ لپٹا ہوا نہ ہو جب تک تقویٰ کی روحانی زینت اسے خوبصورت نہ کر دے ہمارے رب کی نگاہ میں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تقویٰ پر دوسرے احکام کے

مقابلہ میں بہت ہی زور دیا ہے۔ اور اسی لئے یہ بھی زور دیا ہے کہ اس حکم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض لوگ خود کو بڑا متقی سمجھنے یا کہنے لگ جاتے ہیں یا کسی دوسرے کو بڑا متقی سمجھنے یا کہنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ اس بنیادی حقیقت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ حکم دیا ہے کہ فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی۔ یہ

تقویٰ کا تعلق دل سے ہے

جب تقویٰ کا تعلق نیت سے ہے، جب تقویٰ کا تعلق اس پوشیدہ تعلق سے ہے جو ایک بندے کا خدا سے ہوتا ہے۔ تو پھر بندوں کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ خود فیصلہ کریں اور حکم بنیں یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی۔ انسان کو نا جائز راہوں کو اختیار کرتے ہوئے بنیادی فضل اللہ تعالیٰ سے یہ چاہنا چاہیئے کہ اے ہمارے رب! ہمیں تقویٰ دے۔ اے ہمارے رب! ہمیں تقویٰ اختیار کرنے کی طاقت اور استعداد دے، اے ہمارے رب! ہمارے اعمال کو تقویٰ کے قلعہ میں محفوظ کر لے اے ہمارے رب! ہمارے اعمال کو تقویٰ کے نور میں لے لے اور منور کر دے۔ اور اے ہمارے رب! تقویٰ کی روحانی خوبصورتی ہمارے اعمال پر چڑھا دے تا تجھے مقبول ہو جائیں اور تو ہم سے راضی ہو جائے خدا کرے ایسا ہی ہو۔

قسط ۲

مدراس کی عالمی نمائش میں "احمدیہ انٹرنیشنل قادیان" تبلیغی سٹال کے ذریعہ

مختلف صوبوں اور غیر ممالک کے لوگوں کو تبلیغ

رپورٹ مرتبہ مکرم حکیم محمد دین صاحب انچارج مبلغ میسور سٹیٹ

مخالفین کی سٹال میں رونق افروزی

احمدیت سے دلچسپی رکھنے والوں تبلیغ

سننے والوں، تبادلہ خیال اور بحث کرنے والوں اور لٹریچر خریدنے والوں کا تو ذکر کر چکا ہوں۔ اب ایسے لوگوں کا بھی کچھ تھوڑا سا ذکر مناسب ہوگا جن کے آنے سے حق و باطل میں فرق ظاہر ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را
روشنی را قدر از تاریکی است و تیرگی
وز جہالت یاست تمیز و قدر عقل تام را

۱۔ ایک دن ایک ملاں اپنے شاگردوں کے ساتھ سٹال میں آیا اور زور زور سے "سب یہ تو قادیانی۔ قادیانی" کہتے ہوئے سٹال میں چلا آتا کبھی بھڑک کر ادھر چلا جاتا۔ کبھی ادھر۔

جب ہم اردو میں بات کرتے تو تامل میں جواب دیتا۔ تامل میں بات کرتے تو اردو میں شور مچانے لگتا۔ ایسی سمجھ بوجھ اگرچہ مولانا صاحب نے اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔

وہ پوری طرح احمدیہ اسلام کی نمائندگی کرنے والے سٹال کو دیکھ کر تاب نہ لا سکا۔ کبھی کہتا یہ کام تو R.S.S.M.K. والے بھی کر لیتے ہیں۔ اور کبھی کہتا یہ تو قادیانیت کی تبلیغ ہے۔ اسلام سے اس کو کیا واسطہ ہے۔ خاکسار نے کہا۔ تمہارے معیار کی رو سے وہ اسلام جو محمد رسول اللہ کا دین تھا جس کی تبلیغ آپ نے مکہ اور مدینہ سے کی وہ بھی بقول تمہارے اسلام نہیں کہلا سکتا بلکہ مکی اور مدنی مذہب کہلائے گا۔ مگر ایسے لوگوں میں سنجیدگی کہاں۔

۲۔ ایک دوسرے موقعہ پر تین ملاں سٹال میں آئے اور کتابیں دیکھنے لگے ان میں دو تو کچھ خاموش طبع تھے۔ مگر ایک شریر الطبع تھا۔ ان دو میں سے ایک مولوی نے ایک کتاب ہاتھ میں لی۔ اس پر لکھا تھا کہ کیا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام زندہ ہیں؟ جب اس نے زور سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے الفاظ پڑھے تو شریر ملاں نے جھٹ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر (معاذ اللہ) لعنت کی۔ اسے کہا گیا۔ توبہ کرو۔ وہ خدا تعالیٰ کے سچے نبی تھے۔ مگر وہ دو تین عربی کے ٹوٹے پھوٹے فقرے بول کر اپنی رٹ لگاتا رہا۔

انواع و اقسام کی کتب کے مطالبے

ہمارے پاس تو تبلیغ اسلام سے تعلق رکھنے والی کتب تھیں مگر سٹال پر بعض لوگ ایسے بھی آتے جو کہتے کہ

ہمیں ایسی کتب چاہئیں جن سے ہم اپنے طور پر مطالعہ کی غرض پوری کرسکیں۔ اور بعض ایسے بھی تھے جو فارسی اور اردو سمجھنے والی کتب طلب کرتے۔ غرض سب زبانوں سے دلچسپی رکھنے والے آتے رہے۔ مگر ہندی سمجھنے والے بہت کم لوگ آئے۔ حالانکہ ہمارے پاس ہندی لٹریچر کافی تھا۔ اور ہمیں خیال تھا کہ ہندوستان کی سرکاری زبان ہی سب سے زیادہ لٹریچر کی ضرورت ہوگا۔ مگر نتیجہ تو ایسے اندازہ ہوا کہ شاید ابھی علاقہ جنوبی نے ہندی سیکھنے کی ...... زحمت ہی نہیں کی۔

بعض ہم سے نور نامہ، گنج العرش طلب کرتے۔ مکرم انہیں کہتے کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی گنج العرش نہیں۔ اور نہ اس کے مقابلہ میں کوئی اور نور نامہ ہے۔ چنانچہ بعض کی سمجھ میں یہ بات آجاتی۔ ایک عورت آئی۔ اور کہنے لگی ہمیں مولویوں کا لکھا ہوا قرآن دیجئے۔

شہر کے معززین سے ملاقاتیں

پہلے یہ پروگرام [illegible] اجتماع معززین سے آنے والے وزیٹرز [illegible]

مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل کی رہنمائی میں شروع کرایا گیا۔ اس میں مکرم رفعت اللہ صاحب مدراسی اور ان کے ساتھ خدام نے کچھ کام شروع کیا۔ اس کے بعد مکرم یوسف احمد الہ دین صاحب اور ان کے برادرم مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب نے مختلف منڈیوں اور بازاروں میں جا کر تاجروں سے ملاقات کی انہیں سٹال پر آنے کی دعوت دی اور لٹریچر بھی فروخت کیا۔ کچھ دیا گیا۔ وزیٹرز کی راہنمائی کے لئے ایک مقامی دوست کو بھی ساتھ بھجوایا جاتا تھا لیکن آخری دنوں میں سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی تشریف آوری پر کار کا انتظام ہونے کی وجہ سے اس پروگرام پر باقاعدہ عمل شروع ہوا۔

چنانچہ پہلی ملاقات مدرسہ محمدیہ کے مہتمم سے کی۔ جو مدرسہ کے حقیقی قاضی ہیں۔ ان کا نام قاضی حبیب اللہ صاحب ہے۔ اسی مدرسہ کے ایک استاد سے بھی ملاقات ہوئی۔ ہر دو کو جماعت کے تبلیغی کارناموں سے روشناس کرایا۔ جماعت احمدیہ کی عالمی پبلیکیشنز ان کو دکھائی گئیں اور نمائش میں آکر سٹال دیکھنے اور کتب خرید کر مطالعہ کرنے کی تحریک کی۔ اس کے بعد دار السلام جامعہ کے سرپرست و منتظم پروفیسر سید عبدالوہاب صاحب بخاری سے ملاقات کی۔ انہیں بھی مختلف زبانوں میں بیرونی ممالک سے آمدہ لٹریچر خاص طور پر قرآن مجید کے تراجم جو جماعت احمدیہ نے دنیا کی مشہور زبانوں میں شائع کرائے ہیں دکھائے گئے۔ انہوں نے خود ہی بتایا کہ کالج کے بعض طلباء جو تھائی لینڈ اور ملیشیا کے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا شائع کردہ انگریزی قرآن مجید خرید کر لائے ہیں۔ اور اس کے بارہ میں عام چرچا ہے۔ طلباء نے وہ قرآن بخاری صاحب کو بھی دکھایا تھا۔

مکرم نوجوان نے بخاری صاحب سے پوچھا کہ کیا آپ کے کالج میں مبلغین کلاس بھی ہے۔ کہنے لگے کہ بھائی یہ کام تو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ اسی خاموشی کا نتیجہ ہے کہ اب غیر قوموں نے ہمیں تبلیغ شروع کر دی ہے۔ میں اب اس کالج میں آپ کا بتایا ہوا اس کلاس کو جاری کرنے کی کوشش کروں گا۔ اچھا ہوا آپ نے توجہ دلا دی ہے۔

خاکسار اور نوجوان صاحب نے جماعت کی تبلیغی مساعی کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے جن سے بخاری صاحب محظوظ ہوئے اور حضور کا ایک مضمون نکالا جو موصوف نے "عید کے ایام" پیغام کے طور پر اسرائیل سے عربوں کی شکست پر لکھا تھا۔ اس میں یہ جملے بہت سبق آموز اور عبرت انگیز نظر آئے کہ

"گو عربوں کو اسرائیل سے شکست ہوئی ہے کیونکہ مصر کو خدا سے زیادہ روس پر بھروسہ تھا۔ گو یہ عربوں کی شکست ہے مگر اسلام کی فتح ہے۔ کیونکہ اسلام نے یہی تعلیم دی ہے کہ وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ پس اسرائیل کی فتح اسلام ہی کی فتح ہے۔"

تیسری ملاقات بیڑی کے تجارتی سیٹھ بیڑی فیکٹری اور [illegible] بیڑی فیکٹری کے مالکان سے کی۔ ان کو جماعت کی عالمی مطبوعات دکھا کر جماعت کے تبلیغی کارناموں سے روشناس کرایا اور سٹال پر تشریف لانے اور استفادہ کی دعوت دی۔ چوتھی ملاقات مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب۔ مکرم نوجوان صاحب مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس مکرم محی الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ مدراس۔ اور خاکسار نے مکرم عبدالقادر صاحب سابق میئر مدراس کی معیت میں D.M.K وزارت کے ایک مسلم منسٹر صادق پاشا صاحب سے کی۔ قرآن مجید انگریزی اور دیگر کتب پر مشتمل تبلیغی تحفہ پیش کیا جسے موصوف نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ دوران گفتگو میں احمدی غیر احمدی میں فرق کے بارہ میں بات چیت ہوئی۔ منسٹر موصوف کہنے لگے مجھے علم نہیں کہ دونوں میں سے حق پر کون ہے۔ وقت کی رعایت سے ان کے استفسارات کا مختصر جواب دیا گیا۔ اور موصوف نے کسی دوسرے موقعہ پر تفصیلی گفتگو کے لئے وقت نکالنے کا وعدہ کیا جس کے انتظام کا ان کے دوست مکرم عبدالقادر صاحب سابق میئر مدراس نے وعدہ کیا۔ اور ذمہ لیا۔ موصوف کے ساتھ وفد کے ممبران کی فوٹو بھی لی گئی۔ آخر میں موصوف کو جماعت احمدیہ کی عالمی مطبوعات اسلامی کے نمونے دکھائے گئے۔

پانچویں ملاقات یونیورسٹی آف مدراس جا کر صدر شعبہ اردو فارسی و عربی ڈاکٹر یوسف حسین صاحب کوکن، صدر شعبہ فارسی [illegible] خان صاحب اور صدر شعبہ اردو اشرف خان صاحب سے ملاقات کی اور انہیں بھی جماعت کی عالمی مطبوعات دکھائیں اور جماعت کی عالمی تبلیغی سرگرمیوں سے روشناس کرایا۔ ان سے گفتگو کے دوران میں ایک کتاب کے حوالہ کی ضرورت پیش آئی۔ جو مکرم کوکن صاحب نے جھٹ حاضر کردی۔ موصوف سے قابل ہی قرآن مجید کے بارہ میں مفید معلومات حاصل ہوئیں۔ چھٹی ملاقات مالک نور الاسلام پریس A.N. Hafiz Mohamad Yousuf Fazhil اے۔ این حافظ محمد یوسف صاحب فاضل باقوی۔ ایڈیٹر نور الاسلام ہفت روزہ تامل اخبار مدراس سے کی۔ موصوف نے جماعت کی خدمات سے واقفیت کا اظہار کیا۔ تامل لٹریچر کی پرنٹنگ کے سلسلے میں تعاون کا وعدہ کیا موصوف کو بھی مندرجہ بالا لٹریچر دکھایا۔ جو انہیں بہت پسند آیا۔

علاقہ مدراس کے مشہور انگریزی روزنامہ "ہندو" میں احمدیہ انٹرنیشنل کا ذکر!

انگریزی کثیر الاشاعت روزنامہ ہندو۔ جو جنوبی ہند کا سب سے بڑا اخبار ہے۔ اپنے ۶۸/۳/۶ کے شمارہ میں یوں رقمطراز ہے:۔

"تحریک احمدیت کی مرکزی تنظیم نے جس کا مرکز قادیان (مشرقی پنجاب انڈیا) ہے۔ مدراس کی عالمی نمائش میں "احمدیہ انٹرنیشنل" کے عنوان سے ایک سٹال قائم کیا ہے جس میں نقشوں اور چارٹس کے ذریعہ اس عظیم مشنری تنظیم نے مفاد اسلام کے لئے دنیا میں جو خدمات سرانجام دی ہیں ان کا اظہار کیا گیا ہے اور پوری صراحت سے واضح کیا گیا ہے کہ دور حاضر کی تمام برائیوں کا علاج صرف اور صرف مذہب ہی ہے۔"

اسی طرح ترچی کے ہفت روزہ [illegible] نے بھی جو تامل ہفت روزہ ہے "احمدیہ انٹرنیشنل" کا فوٹو شائع کرکے اسے دوبارہ وضاحت سے شائع کیا ہے۔

اظہار تشکر

اس عالمی نمائش میں تبلیغی کارگزاری کی روئیداد کے بعد یہ رپورٹ تشنہ رہے گی۔ اگر جملہ معاونین جن کے حسن تعاون سے یہ تبلیغی مواقع میسر آئے ان کا شکریہ نہ ادا کیا جائے۔

سب سے پہلے ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ممنون احسان ہیں کہ حضور ایدہ اللہ نے از راہ ذرہ نوازی اس پروگرام کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی اور ہمیں اس بشارت سے نوازا کہ انشاء اللہ تعالیٰ برکتوں کا نزول ہوگا۔ اور کام کرنے کے لئے سب میں نیا جذبہ اور ولولہ پیدا فرما دیا اور پھر درمیانی مشکلات میں بھی حضور ہی کی دعاؤں سے یہ کام خیر و خوبی سے انجام پذیر ہوا۔

پھر مکرم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی [illegible] ہمت تھی کہ شروع سے آخر تک سراپا تعاون بنے رہے۔ جب لٹریچر کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اطلاع ملتے ہی آن کی آن میں لٹریچر پہنچ جاتا۔ ان کے کام تعریف کے محتاج نہیں۔ اسی طرح مکرم ناظر صاحب خدمت درویشان کے بھی تہ دل سے ممنون ہیں۔ جن کی بروقت ہدایت مشعل راہ ثابت ہوئی۔ اسی طرح مکرم و محترم جناب وکیل التبشیر صاحب ربوہ اور بیرونی ممالک کے مبلغین و خریداران کے تہ دل سے ممنون ہیں جن کے قابل قدر تعاون سے ہمیں اس پروگرام کی کامیابی میں خاطر خواہ مدد ملی۔ اور ہم ان کے قیمتی مشوروں کے بھی ممنون ہیں۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس نے اس سلسلہ میں غیر معمولی محنت کی۔

(باقی صفحہ ... پر)

غیر مبایعین کے لاہوری جنرل سیکرٹری کے ایک اشتہار کا جواب

"ایک ناطق برھان" بجواب "ضروری اعلان"

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج صوبہ بہار

(۱)

ایک نشان گذشتہ سال پاڑی پورہ (کشمیر) کے ایک سرگرم پیغامی دوست جناب تاثیر کاشمیری صاحب نے جلال الدین صاحب کے نام سے اخبار "روشنی" سری نگر میں تہذیب و اخلاق سے گرا ہوا جماعت احمدیہ کے خلاف ایک مضمون شائع کیا تھا جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:-

"جناب مرزا ناصر احمد صاحب خلیفہ قادیان و ربوہ نے اپنے کسی تنخواہ دار اور چاپلوس مبلغ کی غلط رپورٹ پر اپنی جماعت کو یہ خوشخبری سنائی کہ ہندوستان میں جس قدر جماعت احمدیہ لاہور کے ممبران اور جماعتیں تھیں وہ تمام کی تمام جماعت احمدیہ قادیان کے ساتھ وابستہ ہو گئی ہیں۔ بحوالہ اخبار بدر قادیان ۲۲ر دسمبر ۱۹۶۴ء" (روشنی)

قطع نظر اس سوقیانہ انداز کے جو اس تحریر میں عیاں ہے اس میں ایک کھلی کذب بیانی بھی کی گئی ہے کیونکہ پیغامی دوست حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی کسی تحریر سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ ہندوستان کے جملہ غیر مبائعین جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

مضمون نگار کے مزید چند جملے ملاحظہ ہوں لکھتے ہیں:-

"دوسری طرف سے قادیانی تنخواہ دار ایجنٹوں نے اپنے معصوم خلیفہ کی تائید میں مضامین لکھنے شروع کئے ہیں"

"قادیان کے تنخواہ دار مبلغین اپنے پیسوں کو حلال کرنے کے لئے ہر سال جماعت پاڑی پورہ میں تبلیغی دورہ فرماتے ہیں۔ گذشتہ سال مولانا عبد الحق صاحب قادیانی بھی بنفس نفیس اپنے احباب جماعت میں نیا جنون داخل کرنے کے لئے تشریف فرما ہوئے"

"بدر" کے قارئین کرام ان چند جملوں سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ مضمون کس پایہ کا ہے لیکن ہم نے ایک اور مقصد کے لئے یہ جملے نقل کئے ہیں۔ ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنی مقدس جماعت کے لئے کس قدر غیرت رکھتا ہے۔ ۱۹ر جولائی کو یہ مضمون اخبار روشنی میں شائع ہوتا ہے اس کے ٹھیک بارہ روز بعد یکم اگست ۱۹۶۷ء کو ہمارا تبلیغی وفد وادی کشمیر میں داخل ہو گیا۔ اور خاکسار کے لئے پاڑی پورہ کا حلقہ مقرر تھا۔ اور دو ماہ کے عرصہ میں سولہ غیر احمدی اور چار پیغامی اس حلقہ سے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے جن میں سے پیغامیوں کے سیکرٹری تبلیغ جناب غلام احمد شاہ صاحب ابدالی بھی شامل ہیں۔ اسی طرح راجہ عبد الرحمن خان صاحب بھی اس میں شامل ہیں۔ یہ نبوت و خلافت کے متعلق کہ غلط عقیدہ رکھتے تھے۔ جنہوں نے فریقین کے مابین مناظرہ کرانے کی کوشش بھی کی۔ اور بالآخر وہ فقیر نور الدین زاہد ایک پیغامی دوست کے ساتھ ایک گھنٹہ تبادلہ خیالات بھی فرمایا۔۔۔۔۔۔ زاہد صاحب کی تحریک پر ہوا اور متعدد مرتبہ تبلیغی بھی خاکسار نے موصوف کو کی لیکن وہ اپنے عقیدہ میں اٹل دکھائی دیتے تھے۔ البتہ موصوف پر اس قدر اثر ضرور ہوا کہ آپ نے دعا استخارہ کی اور عالم رویا میں سبز لباس میں ملبوس ایک بزرگ نے آپ کو تبلیغ احمدیت کی۔ اور موصوف کو مخاطب کرتے ہوئے خواب میں اس بزرگ نے فرمایا کہ:-

"اے متردد تم کہاں جا رہے ہو یہ لو بیعت فارم اور بیعت کر دو"

یہ سن کر موصوف پر ایک لرزہ طاری ہوا اور پہچان لیا کہ یہ وہی بیعت فارم ہے جو جماعت احمدیہ کی جانب سے شائع ہوا کرتا ہے۔ آپ نے یہ خواب خاکسار اور دوسرے احباب کو سنایا اور شرح صدر سے بیعت کر لی۔ یہ ہے شہادت فی ثبوت اور اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت اس بات پر کہ اللہ تعالےٰ اپنی مقدس جماعت کے لئے کس قدر غیرت رکھتا ہے اور جماعت کے مقدس امام ہمام کی دعائیں اور توجہ کیسے نشان پیدا کرتی ہے۔ یہ ایک عظیم نشان تھا صداقت احمدیت کا پاڑی پورہ کے پیغامیوں کے لئے۔

"ان فی ذالک لاٰیۃ لاولی النھٰی"۔

باقی رہا مبلغین کی تنخواہ کا طعنہ سو اول تو یہ تنخواہ پیغامیوں کی جیب سے نہیں نکلتی پھر اس قدر برافروختہ ہونے کی کیا ضرورت تھی۔ دوم کیا پیغامی اپنے مبلغین کو تنخواہیں نہیں دیتے۔ اور کیا وہ ہوا کھا کر زندہ رہتے ہیں؟ سوم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستان کے طول و عرض میں جو چند پیغامی باقی رہ گئے ہیں ان کا اس وقت ایک بھی باقاعدہ تنخواہ دار مبلغ باقی نہیں بچا لیکن یہ امر تو خود پیغامیوں کے خسران اور نامرادی پر برہان عظیم ہے۔ اس بنا پر تاثیر صاحب کا احمدی مبلغین کو تنخواہ کا طعنہ دینا تعجب انگیز تھا۔ مرشد ایسے ہی موقعہ پر کہتے ہیں:-

"الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے"

چہارم یہ کہ ہندوستان میں تو پیغامیوں کا ایک بھی تنخواہ دار مبلغ باقی نہیں رہا۔ پاکستان کا ہمیں علم نہیں ہے۔ اب رزاق صاحب آشنا جو ان دنوں پیغامیت میں کافی سرگرمی دکھا رہے ہیں اس کا جواب دیں کہ آیا پاکستان میں بھی پیغامیوں کے تنخواہ دار مبلغین کا خاتمہ ہو چکا ہے یا ابھی کچھ باقی ہیں۔ اگر باقی موجود ہیں تو ان کے نام بھی شائع کریں تاکہ تاثیر صاحب کو یقین آ جائے کہ پیغامی بھی اپنے مبلغین کو تنخواہیں دیا کرتے ہیں۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہو

ایک اعلان جناب تاثیر صاحب نے ان باتوں سے فائدہ اٹھانے کی بجائے کچھ روز خاموشی کے بعد پھر جماعت احمدیہ کے خلاف لیڈر پاڑی پورہ میں ٹریکٹ تقسیم کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ جن میں سے ایک ٹریکٹ زیر نظر ہے۔ جس میں مولوی محمد احسن صاحب امروہی مرحوم کا ایک مضمون "ضروری اعلان" درج ہے یہ اعلان ۲۴ر دسمبر ۱۹۱۶ء کا شائع شدہ ہے جسے ڈاکٹر اللہ بخش صاحب جنرل سیکرٹری غیر مبایعین لاہور نے اپنے تبصرہ کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اور اسے رزاق صاحب آشنا نے شائع کیا ہے۔ گویا باون سالہ پرانے مردہ کو زندہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مولوی صاحب موصوف اس اعلان میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب بوجہ اپنے عقائد فاسدہ پر مصر ہونے کے میرے نزدیک ہرگز اب اس بات کے اہل نہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کے خلیفہ یا امیر ہوں اور اس لئے۔۔۔۔۔ صاحبزادہ صاحب کو معزول کر کے عند اللہ و عند الناس اس ذمہ داری سے بری ہوتا ہوں"

الجواب۔ خلیفہ اگرچہ مخصوص مومنین کے درمیان منتخب ہوتا ہے۔ لیکن اس میں اللہ تعالےٰ کی مشیت خاص کام کر رہی ہوتی ہے اور قرآن کریم سے بھی ثابت ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اس لئے کسی فرد یا جماعت کو یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ وہ خلیفہ کو معزول کر سکیں۔ آغاز اسلام میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ خلیفہ راشد نے جان دے دی لیکن باغیوں کے کہنے پر معزول و نافذ نہ ہو سکے۔

پیغامی حضرات بھی خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے مولوی محمد احسن صاحب کا درجہ اور مقام بہت کم تعین کرتے ہیں۔ لہٰذا اس اعلان عزل کا جواب ہم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تحریرات سے دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"میں نے تمہید بار ہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کا کام ہے۔۔۔۔۔۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادت مند فطرت اسے اسجدوا لآدم کہ طرف لے آئے گی"

(بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

"خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب میں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا"

۳۔ "تم نے میرے ہاتھ پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں۔ اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں۔ جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے"۔

(پیغام صلح ۱۲ جولائی ۱۹۱۲ء)

۴۔ "خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی ... خدا تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دے گا۔ تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو۔ تم معزولی کی طاقت نہیں رکھتے ... مجھ پر وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا"۔

(الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۱۴ء)

ایک الہام زیر جواب ٹریکٹ ہو لغیرات ان احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں ایک ضروری گذارش شائع ہوا ہے۔ اس میں منکرین خلافت لاہور کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر اللہ بخش صاحب مولوی محمد احسن صاحب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"انہوں نے حضرت کی معیت کے لئے اپنے روزگار کو ترک کرکے ایثار و قربانی کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کیا اس کو جناب الٰہی میں قبولیت کا شرف حاصل ہوا اور حضرت مسیح موعودؑ کو یہ الہام ہوا سہ

از پئے آں محمد احسن را
تارک روزگار مے بینم

اور حضرت مسیح موعودؑ نے ان کو ان دو فرشتوں میں سے قرار دیا جن کے کندھوں پر مسیح موعود کے نزول کی پیشگوئی مذکور ہے"۔

الجواب۔ اول۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی تحریر پیش نہیں کی جا سکتی جس میں حضور نے موصوف کو فرشتہ قرار دیا ہو۔ دوم خود پیغام صلح ۳۰ اپریل ۱۹۱۴ء میں مولوی محمد احسن صاحب کے "فرشتہ" ہونے سے انکار کرتے ہوئے پیغامی حضرات نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۷ کا حوالہ دیا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو فرشتوں سے اول علم دینی جو عقل و نقل سے متعلق ہے دوم نشانات کے ساتھ اتمام حجت مراد لی ہے۔ یہ اچھے جنرل سیکرٹری ہیں پیغامیوں کے جنہیں پیغام صلح کی تحریرات سے بھی واقفیت نہیں ہے البتہ موصوف کا پیش کردہ الہامی شعر کسی قدر تغیر و تبدل کے ساتھ حقیقۃ الوحی میں ضرور موجود ہے جسے ہم سیاق و سباق کے ساتھ درج کرتے ہیں:۔

"۱۴۸۔ نشان ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ میں نعمت اللہ ولی کا وہ قصیدہ دیکھ رہا تھا جس میں اس نے میرے آنے کی بطور پیشگوئی خبر دی ہے۔ اور میرا نام بھی لکھا ہے۔ اور بتلایا ہے کہ تیرھویں صدی کے اخیر میں وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ اور میری نسبت یہ شعر لکھا ہے کہ:۔

مہدیٔ وقت و عیسیٔ دوراں
ہر دو را شہسوار مے بینم

یعنی وہ آنے والا مہدی بھی ہوگا اور عیسےٰ بھی ہوگا۔ دونوں ناموں کا مصداق ہوگا۔ اور دونوں طور کے دعوے کرے گا پس اسی اثنا میں کہ میں یہ شعر پڑھ رہا تھا یعنی پڑھنے کے وقت مجھ کو یہ الہام ہوا:۔

از پئے آں محمد احسن را
تارک روزگار مے بینم

یعنی میں دیکھتا ہوں کہ مولوی محمد احسن امروہی اسی غرض کے لئے اپنی نوکری سے جو ریاست بھوپال میں تھی علیحدہ ہو گئے تا مسیح موعود کے پاس حاضر ہوں اور اس کے دعوے کی تائید کے لئے خدمت بجا لاوے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۲)

اس تحریر میں حضور نے فرمایا ہے کہ "اور میرا نام بھی لکھا ہے" یہ نام اس قصیدہ کے اس شعر میں ہے کہ سہ

احمد و سے خوانم
نام آں نامدار مے بینم

اس شعر نیز الہامی شعر میں لفظ "آں" قابل توجہ ہے اور اس لفظ کا مشارٌ الیہ اغلباً "احمد" ہے۔ اور یہاں پہ ایک نکتہ معرفت کا یہ بتایا گیا ہے کہ مسیح و مہدی جس کا نام احمد ہے اس کی تائید و حمایت اور تصدیق کے لئے مولوی محمد احسن صاحب اپنے ذریعہ معاش کو چھوڑ کر آجائیں گے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی جو قبل از وقت کی گئی تھی پوری ہوئی اور مولوی صاحب نوکری چھوڑ کر آ گئے۔ لیکن ان دونوں اشعار میں ایک دوسرا اشعری پیشگوئی یہ بھی مرکوز تھی۔ مولوی صاحب موصوف اس الہامی شعر کے آخری وقت تک مصداق بنے رہیں گے جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "احمد" اور اسمہٗ احمد کا مصداق قرار دیتے رہیں گے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت نے بھی اس کی تصدیق فرما دی ہے۔

مولوی صاحب موصوف ایک لمبا عرصہ تک حضور کو اسمہٗ احمد کا مصداق قرار دیتے رہے ۱۹۱۴ء میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی کی۔ اور ۱۹۱۴ء تک جماعت میں شامل رہے اور آخر وقت تک حضور کو اسمہٗ احمد کا مصداق قرار دیتے رہے۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے پیغامیوں کی جانب رخ کیا اور اس سلسلہ میں سب سے پہلا رسالہ القول الممجد فی تفسیر اسمہٗ احمد تصنیف فرمایا جس میں آپ نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام احمد تھا اور نہ ہی آپ اسمہٗ احمد کے مصداق تھے اور پھر اسی سال کے آخر میں زیر تبصرہ اعلان شائع کر دیا۔ جس میں "الممجد" کا بھی حوالہ موجود ہے۔ اور اس اشتہار میں دو جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زیر تبصرہ الہام بھی اپنی تائید میں پیش کیا۔ حالانکہ اس کے پیش کرنے کا وقت ختم ہو چکا تھا

(باقی)

عالمی نمائش میں احمدیہ انٹرنیشنل قادیان کا سٹال (بقیہ صفحہ ۶)

جس کے باعث موصوف دو ہفتہ سے زائد بعارضہ یرقان بیمار رہے مگر منع کرنے کے باوجود جہاں تک ممکن ہوا کام میں لگے رہے اور تکلیف اٹھا کر سب کو ہر رنگ میں آرام پہنچانے کے لئے وقف رہے۔ مقامی جماعت کے جملہ افراد اپنی ڈیوٹیاں، کاروبار کو بالائے طاق رکھ کر بڑے اخلاص سے دیتے رہے اور جماعت کے بعض افراد نے تو مثالی رنگ میں کام کیا۔ بیرونی جماعتوں میں سے جماعت احمدیہ یادگیر کے امیر جماعت اور مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ نے دو مرتبہ بھاری اخراجات برداشت کر کے اپنی ذاتی کار بھجوائی۔ اور والنٹیرز بھی حسب ضرورت بھجوائے۔ نیز لٹریچر کا بھی خاطر خواہ بندوبست کیا۔ اسی طرح حیدرآباد و سکندرآباد کے امیر جماعت جو تبلیغی کمیٹی جنوبی ہند کے صدر بھی ہیں جن کی تشریف آوری سے والنٹیرز میں ایک جذبہ پیدا ہو گیا۔ موصوف کی کار بھی اس پروگرام کے لئے سات دن وقف رہی۔ موصوف نے بھی حیدرآباد سے مفید لٹریچر کافی تعداد میں بھجوایا۔ حیدرآباد۔ یادگیر۔ بنگلور اور سکندرآباد ہر جگہ سے والنٹیرز آئے اور سب نے نہایت دلچسپی اور جذبے سے کام کیا۔ حضرت سیٹھ عبداللہ دین صاحب رضی اللہ عنہ جس طرح اپنے کاموں میں ممتاز بزرگ تھے یہی جھلک ان کے بیٹوں مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب اور مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب اور ان کے نیک دل پوتے مکرم حافظ صالح محمد صاحب میں بھی نظر آئی۔ امید نہیں تھی کہ مکرم حافظ صاحب کو رخصت مل سکے گی۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کی تڑپ کو دیکھا اور ان کو بہت اخلاص سے کام کرنے کی توفیق بخشی۔ اگر کسی کے کام پر مجھے رشک ہوا تو مکرم حافظ صاحب کا نام نمبر اول پر ہے لیکن میں دوسرے بھائیوں میں سے کسی کی بھی ناقدری نہیں کرتا۔ نہ معلوم خدا کے ہاں ان کا کتنا بڑا اجر ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

عہدیداران عالمی نمائش کے تعاون کا شکریہ

عہدیداران عالمی نمائش میں سے (۱) مسٹر ڈوڈو مارکٹنگ آفیسر اور ان کے سیکشن کے کلرک عائشہ (۲) مسٹر بل رام راؤ نائب صدر (۳) مسٹر راؤ پبلک ریلیشن آفیسر (۴) مسٹر عمدۃ الملک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ایگزیکٹو نے بھی ہم سے نہایت مشفقانہ تعاون کیا۔ خدا تعالیٰ ان سب کو اس کے بدلہ میں قبول حق کی دولت بخشے اور ان کی نیکی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام بزرگان سلسلہ کی خدمت میں نہایت دردمندانہ اور عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم ہم ناچیز بندوں کی ناتمام کوشش کو قبول فرمائے اور اسے آئندہ بے شمار تبلیغی مواقع میسر آنے کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۲/۲۳ دسمبر کی درمیانی شب آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم یوسف شاہ صاحب فاضل نئی بستی اننت ناگ کشمیر بنت سید محمود عالم مرحوم سابق آڈیٹر کی دفتر تھیں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوفہ نے اپنے پیچھے پانچ دختر اور ایک لڑکا بعمر ... چھوڑا ہے

صوبہ بنگال کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج مبلغ بنگال اڑیسہ

تبلیغی و تربیتی دورہ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی ہدایت کے ماتحت صوبہ بنگال کے ضلع مرشد آباد کی جماعتوں کے تبلیغی دورہ کا پروگرام ماہ اپریل میں مرتب کیا گیا۔ چونکہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے وکیل المال تحریک جدید قادیان بھی تحریک جدید کے سلسلہ میں ان جماعتوں کا دورہ کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے آنمکرم بھی اس دورہ میں شرکت کے لئے ۲۰؍مارچ کو کلکتہ تشریف لے آئے۔ پہلے تو کلکتہ میں مکرم ملک صاحب کے ہمراہ احباب جماعت سے ملاقات کی۔ تحریک جدید کے چندہ جات کی وصولی اور وعدہ جات میں اضافہ کا کام کیا۔ اس کے بعد مورخہ ۲۴؍مارچ کی صبح کو علاقہ بھرت پور کے لئے روانہ ہوئے۔

جلسہ کاندی کاندی ضلع مرشد آباد کا سب ڈویژن ہے اور کلکتہ سے ۱۳۰ میل دور ہے۔ احباب جماعت نے وہاں ۲۴؍مارچ کو جلسہ مقرر کیا ہوا تھا اس جلسہ میں شرکت کے لئے کلکتہ سے خاکسار کے ہمراہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔اے۔ مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب ثانی اور روشن علی صاحب گئے۔ اور شام تک وہاں پہنچ گئے۔ جلسہ کے جملہ انتظامات مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب مبلغ بھرت پور کے سپرد تھے۔ یہ جلسہ کاندی سبلی ٹاکس ہال میں پانچ بجے شام زیر صدارت شری شرجیؤ سنگ مختار بار ایم۔ایل۔اے منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب۔ مکرم مولوی ثانی صاحب مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔اے اور مکرم محمد سلیم القادری صاحب مختار کاندی نے بنگالی زبان میں تقاریر کیں۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے اور خاکسار نے اردو میں تقریریں کیں۔ جس کا ساتھ ساتھ بنگالی ترجمہ مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب اور ثانی صاحب کرتے چلے گئے۔ جن میں اسلام اور جماعت احمدیہ کی امن پسندانہ تعلیم اور مساعی کا اختصار سے ذکر کیا گیا۔ صدر جلسہ نے ان تقاریر پر نہایت ہی اچھا تبصرہ کیا اور جماعت احمدیہ اور اس کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ اور خواہش کی کہ موجودہ پُرفتن حالات میں ایسے جلسے بار بار ہونے چاہئیں۔ تاکہ باہمی نفرت دور ہو۔ اور دنیا کی سب اقوام اور ہندوستان کے باشندے باہمی امن و صلح اور رواداری کے ساتھ رہ سکیں۔

جلسہ کے اختتام پر مکرم محمد سلیم القادری صاحب جو غیر احمدی ہیں مگر جماعت کی تبلیغی مساعی سے متاثر ہیں۔ اور کاندی کالج کے چند غیر احمدی طلباء ہماری قیامگاہ پر آئے۔ ہمارا قیام مکرم سعید الرحمن صاحب کے مکان پر تھا۔ جو اگرچہ غیر احمدی ہیں۔ مگر جماعت سے پُر خلوص مراسم رکھتے ہیں مکرم قادری صاحب اور طلباء سے کئی گھنٹے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اور ان سب کو جماعت کا لٹریچر دیا گیا۔ طلباء نے اس لٹریچر سے متاثر ہو کر مزید لٹریچر بھجوائے جانے کی خواہش بھی کی۔

کیتھا سندر پور میں جلسہ مورخہ ۲۵؍مارچ کو کیتھا میں جلسہ کا پروگرام تھا۔ یہ جگہ کاندی سے قریباً ۱۵ میل دور ہے۔ یہاں پر چھ سال سے جماعت قائم ہوئی ہے۔ اور اپنی ایک مسجد ہے۔ اس مسجد پر تین سال قبل غیر احمدیوں نے حملہ کر کے قبضہ کر لیا تھا۔ مگر بعد میں حکام کی مدد سے یہ مسجد پھر جماعت کو واپس مل گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ہمارا وفد کاندی سے صبح روانہ ہو کر قبل دوپہر کیتھا پہنچ گیا۔ مسجد احمدیہ میں قیام رہا۔ بعد نماز مغرب مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے کی زیر صدارت جلسہ شروع ہوا۔ جس میں مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔اے۔ مکرم ماسٹر محبوب الحق صاحب مکرم مولوی جہاندار حسین صاحب مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب مبلغ سلسلہ نے بنگالی میں مسائل احمدیت پر تقاریر کیں اور خاکسار نے اردو میں۔ جس کا ترجمہ مکرم مولوی ثانی صاحب ساتھ ساتھ سناتے چلے گئے۔ کافی تعداد میں غیر احمدی دوست بھی جلسہ میں شریک ہوئے اُن کی غلط فہمیوں کا ازالہ اور نیک اثر لے کر گئے۔

چند روز قبل کیتھا سے قریب ایک بستی جیت پور میں ایک دوست عبدالحق صاحب مع اہلیہ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو استقامت عطا فرمائے۔

بھرت پور میں جلسہ مورخہ ۲۶؍مارچ کو بھرت پور میں جلسے کا پروگرام تھا۔ چنانچہ ہمارا وفد اس جلسہ میں شمولیت کے لئے بعد نماز فجر روانہ ہو گیا۔ دس بجے کے قریب ہم ابراہیم پور پہنچ گئے۔ اس گاؤں کی اکثریت احمدیت میں شامل ہے۔ یہاں ہماری کچی مسجد تھی۔ مگر دو سال قبل وہ آگ لگنے سے جل گئی۔ اب اس کی جگہ پختہ مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ جس کے اخراجات کلکتہ کے ایک مخیر دوست نے ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ بعد نماز عصر ہم ابراہیم پور سے بھرت پور کے لئے روانہ ہوئے۔ بھرت پور کے محلہ ڈانگا پاڑہ میں ہماری جماعت کے کئی افراد ہیں۔ مگر مسجد کوئی نہ تھی۔ میری تحریک پر اس جماعت کے پریذیڈنٹ مکرم شیخ یعقوب حسن صاحب نے اپنے مکان کا ایک حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام وقف اور رجسٹری کرایا۔ اور وہاں بھی ایک مسجد تعمیر کر دی گئی ہے جس کے اخراجات بھی کلکتہ کے چند مخیر دوستوں نے ادا کئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بھرت پور کے ہائی اسکول کے صحن میں جلسہ کے انعقاد کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہ جلسہ پانچ بجے شام زیر صدارت مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے شروع ہوا۔ جس میں مکرم ڈاکٹر اللہ رکھا صاحب۔ ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔اے۔ ماسٹر محبوب الحق صاحب اور مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب مبلغ سلسلہ نے بنگلہ زبان میں اسلام اور مسائل احمدیت پر تقاریر کیں۔ خاکسار نے "ظہور امام مہدی" کے موضوع پر اردو میں تقریر کی۔ جس کا بنگالی ترجمہ مکرم مولوی ثانی صاحب نے ساتھ ساتھ کیا۔

دوران جلسہ چند شر پسند لوگوں نے جلسہ میں گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی مگر وہ بفضلہ تعالیٰ کامیاب نہ ہو سکے۔ بعض سعید الفطرت غیر احمدی دوستوں نے خاکسار سے قرآن مجید کی تلاوت اور چند سوالات کے جواب دینے کی خواہش کی جس کو پورا کیا گیا۔ بھرت پور شہر میں تقسیم ملک کے بعد یہ پہلا پبلک جلسہ تھا۔ جو باوجود مخالفت کے بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔ ہمارا قیام رات کو ڈانگا پاڑہ کی مسجد احمدیہ میں رہا۔

جلسہ تالگرام ۲۷؍مارچ کی صبح کو ہمارا وفد ڈانگا پاڑہ سے ٹانگار پور گیا۔ وہاں مکرم مولوی ثانی صاحب کے خسر محترم شیخ محمد سعید صاحب کا مکان ہے۔ اور اس گاؤں میں دو گھرانے احمدی ہیں۔ اور جماعت کی اپنی مسجد ہے۔ اس مسجد پر بھی غیروں نے قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر عدالتی چارہ جوئی کے بعد یہ مسجد جماعت کے قبضہ میں ہی آئی۔

ٹانگار پور سے ہمارا وفد تالگرام پیدل گیا۔ جو ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تالگرام میں بھی چار سال ہوئے ایک نئی جماعت قائم ہوئی ہے پہلے یہاں ہماری کوئی مسجد نہ تھی۔ جماعت کلکتہ کے ایک مخیر دوست نے مسجد کے لئے زمین دے دی۔ اور یہاں جماعت تالگرام نے اس پر مسجد تعمیر کر لی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اسی مسجد میں ہمارا قیام تھا۔ اور اس کے سامنے ہی جلسہ کا انتظام تھا۔ اس جلسہ کی صدارت بھی مکرم ملک صلاح الدین ایم۔اے نے کی۔ اس جلسہ میں مکرم ماسٹر محبوب الحق صاحب۔ مکرم مولوی جہاندار حسین صاحب مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔اے۔ مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب اور خوندکار غلام رسول صاحب نے بنگالی زبان میں مسائل جماعت احمدیہ پر تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے "عقائد جماعت احمدیہ" کے موضوع پر اُردو میں تقریر کی۔ جس کا ترجمہ بنگالی میں مکرم مولوی ثانی صاحب نے کیا۔ اسی دوران بعض غیر احمدی دوستوں نے خواہش کی کہ میں اُردو میں سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر کروں۔ چنانچہ اُن کی اس خواہش کو پورا کیا گیا۔ یہ پروگرام رات دس بجے تک جاری رہا۔ اس بستی میں چند احباب بیعت کے قریب ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تالگرام کے جلسہ میں بعض ا[illegible] غیر احمدی دوست بھی آ کر شامل ہوئے جو بھرت پور کے جلسہ سے متاثر ہو گئے تھے۔

جلسہ رائے گرام تالگرام سے پانچ میل پر ایک بستی رائے گرام ہے۔ اس بستی میں حمید الاسلام [illegible] روز قبل نئی

جماعت قائم ہوئی ہے۔ ۲۸ مارچ کو اس بستی میں جلسہ کا پروگرام تھا۔ چنانچہ ہمارا وفد ۲۸ کی صبح کو تالگرام سے پیدل روانہ ہو کر قبل دوپہر اس گرام پہنچ گیا۔ مکرم ماسٹر مشرف علی صاحب ایم۔اے کی رخصت ختم ہو گئی تھی۔ اس لئے وہ ۲۷ مارچ کی شب کو ہی تالگرام سے کلکتہ کے لئے واپس روانہ ہو گئے۔

بعد نماز عصر جلسہ کا پروگرام شروع ہوا۔ جس کی صدارت مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے نے کی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم ماسٹر محبوب الحق صاحب اور مکرم مولوی عبد المطلب صاحب نے بنگالی زبان میں تقاریر کیں۔ اس کے بعد خاکسار نے "ظہور امام مہدی" کے موضوع پر تقریباً ایک گھنٹہ اردو میں تقریر کی جس کا بنگالی ترجمہ مکرم مولوی خالق صاحب ساتھ ساتھ کرتے چلے گئے۔

چونکہ خاکسار اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب اور روشن علی صاحب کا اسی شب کلکتہ واپس جانے کا پروگرام تھا۔ اس لئے مکرم ماسٹر محبوب الحق صاحب کو کرسی صدارت پر بٹھا کر ہم واپس روانہ ہو گئے۔ اور باقی تقریر کا پروگرام جاری رہا۔ اور ہم ۲۹ مارچ کی صبح نو بجے بخیریت کلکتہ پہنچ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس بستی کے لوگوں میں احمدیت کے مسائل دریافت کرنے کا کافی شوق پایا جاتا ہے اور مزید دو سکولوں کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی امید ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہاں ایک مضبوط جماعت قائم کر دے۔ آمین۔

اس علاقہ میں تبلیغی مساعی نتیجہ خیز بنانے میں مکرم مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ علاقہ کریم پور کا کافی دخل ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کی صحت اور عمر اور کام میں برکت دے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

تحریک جدید کی اہمیت وعدہ جات میں اضافہ

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے وکیل المال سے راوی

دورہ پر تشریف لے جانے کی غرض یہ تھی کہ احباب جماعت پر تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے وعدہ جات میں اضافہ کروایا جائے۔ چنانچہ آپ ہر جماعت میں اس فرض کو انجام دیتے رہے۔ اور احباب نے اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے وعدہ جات تحریک میں اضافہ کیا۔ جو دوست اب تک اس تحریک میں شامل نہ تھے وہ دفتر سوم میں شامل ہوئے۔ نیز اس دورہ میں آپ نے کئی ایک دوستوں کی

نتیجہ امتحان "راہ ایمان" ناصرات الاحمدیہ بھارت

(چھوٹا گروپ - کل نمبر ۲۵)

مرسلہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

ناصرات الاحمدیہ قادیان

نام	حاصل کردہ نمبر
شہزادی امۃ المجید	۲۲
نصرت پروین ہودہ	۱۹
نسیم اختر بنت محمد حسین صاحب	۱۷
امۃ الرحمٰن	۲۴
عارفہ خاتون	۲۰
امۃ الرشید اسحٰق	۱۱
بشریٰ بیگم زین محمد منگلی	۱۶
فہمیدہ بیگم	۱۰
زینب النساء	۲۴
جمیلہ بشریٰ گجراتی	۱۵
جمیلہ خاتون	۲۰
امۃ الحفیظ بشریٰ	۱۵
نزہت طیبہ	۱۰
ناصرہ بیگم	۱۴
صغیر النساء	۱۸
حمیدہ بیگم صادق عارف	۱۰
صدیقہ قیصرہ	۱۰
فریدہ شفقت	۱۵
امۃ الوحید بشریٰ	۱۳
بشریٰ بیگم	۱۴
ریحانہ پروین	۱۶
نادرہ نسرین	۱۶
امۃ العزیز گجراتی	۹
راشدہ منصورہ	۹
مبارکہ شاہین	۱۶
آصفہ بیگم	۱۰
امۃ الکریم کوثر	۹
بشریٰ بیگم	۱۸
راحت سلطانہ	۱۲
طاہرہ صدیقہ	۹
امۃ المجید نصرت	۱۶
طلعت بشریٰ	۱۲
امۃ القدوس	۱۰
حمیدہ نصرت	۱۴
نصرت سلطانہ	۱۰
منصورہ بیگم	۱۱

وغیرہ نے بھی کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

نام	نمبر
رشیدہ بیگم	۲۴
درۃ الشاہین	۲۴
امۃ الکبیر	۹

شاہجہانپور

نام	نمبر
عابدہ نظیر فاطمہ بنت ڈاکٹر محمد عابد صاحب	۲۲
بشریٰ بیگم بنت محمد آدم صاحب	۲۱

کیرنگ

نام	نمبر
خیر النساء بنت شعبان خان صاحب	۱۵
فاطمہ بیگم بنت عبد المجید خان صاحب	۱۹
ہاجرہ بیگم بنت شیخ نور الدین صاحب	۱۴
نجم النساء بنت غلام نبی صاحب	۱۱
شاہدہ بیگم بنت عبد الرحمٰن صاحب	۱۱
امۃ الودود بنت بشیر خان صاحب	۱۵
دولت آرا بیگم بنت حکیم الدین صاحب	۱۳
حمیدہ بیگم بنت شیخ نبی اسمٰعیل صاحب	۱۵
بشریٰ بیگم بنت شیخ مصاحب صاحب	۲۴
عالم آرا بیگم بنت شیخ پنجو صاحب	۹
فریدہ بیگم بنت عبد الرحیم صاحب	۹

چنکال

نام	نمبر
عزیزہ بیگم	۲۰
بیت اللہ بیگم	۲۱
منصورہ بیگم	۱۷
کبیرہ بیگم	۲۳
منیرہ بیگم	۲۰
رضیہ بیگم	۲۴
سفیرا بیگم	۲۳

کلکتہ

نام	نمبر
ناصرہ بیگم امینی	۱۵
نعیمہ نسیمہ	۱۴

مدراس

نام	نمبر
رشیدہ	۱۹
فریدہ	۱۶
مجید	۱۳
مشرفہ	۹
مریم صدیقہ	۱۸

بھونگھڑہ دھوال ساہی حلقہ نمبر ۲

نام	نمبر
منصورہ خاتون	۲۱

نام	نمبر
امۃ النصیر	۲۲
عائشہ خاتون	۲۰
امۃ الرفیق	۲۱

چفنہ کنڈہ

نام	نمبر
صفیہ محمد اعظم	۱۶
بشریٰ بیگم حسن محمد	۲۴
نزہت پروین راج محمد	۲۲
منیرہ بیگم عبد الحی	۱۳
اختر بیگم خواجہ حسن احمد	۱۳

کرڈاپلی اڑیسہ

نام	نمبر
طاہرہ بیگم	۲۰
نائرہ بیگم	۱۵
رشیدہ بی بی	۱۹
شاہدہ بیگم	۱۰
عائشہ بیگم	۱۰

کیندرہ پاڑہ

نام	نمبر
شمیمہ بیگم	۱۸

سکندر آباد

نام	نمبر
سلطانہ بنت یٰسین شریف	۲۳
شاہدہ سلطانہ	۱۴
زبیدہ سلطانہ	۱۸

بھدرک

نام	نمبر
امۃ العزیز	۱۳
نفیسہ خاتون	۱۲
رضیہ خاتون	۹

بنگلور

نام	نمبر
یاسمین سلطانہ	۱۹
خدیجہ	۱۵
وحیدہ	۱۱
عابدہ بیگم	۱۸

ایک ضروری تصحیح

گذشتہ دنوں نظارت کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آسمانی فیصلہ" کا امتحان ہوا تھا۔ جس میں پاس ہونے والوں کی فہرست اخبار بدر میں چھپی تھی۔ کتابت کی غلطی کی وجہ سے محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کی بچی عزیزہ نعیمہ طاہرہ کا نام فہرست میں چھپنے سے رہ گیا تھا۔ اب اس کی تصحیح کرتی ہے۔ نظارت عزیزہ نعیمہ طاہرہ نے اس امتحان میں ۷۲ نمبر حاصل کر کے درجہ اول میں امتحان پاس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ دوست تصحیح کر لیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

موجودہ مالی سال میں اب صرف چند ایام باقی ہیں

جیسا کہ نظارت ہذا کی طرف سے گزشتہ تحریک میں توجہ دلائی جا چکی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں اب صرف چند یوم باقی رہ گئے ہیں۔

تمام ایسی جماعتیں جن کی طرف سے پہلے گیارہ ماہ میں یعنی آخر مارچ تک وصولی لازمی چندہ جات بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی۔ ان کے عہدیداران کو پوزیشن وصولی اور بقایا سے اطلاع دیتے ہوئے انفرادی دستی چٹھیاں ارسال کی جا چکی ہیں اور یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ کمی آمد کو پورا کرنے کی طرف فوری توجہ فرمادیں۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے جملہ سالانہ اخراجات کی بنیاد زیادہ تر متوقع چندہ جات کی آمد پر رکھی جاتی ہے۔ اگر خدانخواستہ آمد متوقع بجٹ کے مطابق نہ ہو اور اخراجات کو سلسلہ کی ضروریات کے ماتحت ناگزیر طور پر جاری رکھنا پڑے تو نتیجہ میں جو غیر معمولی زیر باری اور مشکلات کی صورت پیش آسکتی ہے۔ اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ گذشتہ ۱۱ ماہ کا جائزہ لینے پر متعدد جماعتیں ایسی نظر آتی ہیں جن کی طرف سے وصولی غیر تسلی بخش ہے اور بعض ایسی جماعتیں بھی ہیں جن کی طرف سے اس عرصہ میں وصولی برائے نام ہوئی ہے۔ حالانکہ ہر ماہ نظارت کی طرف سے جماعتوں کو توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔

چونکہ اب موجودہ مالی سال ختم ہونے میں بہت کم وقت باقی رہ گیا ہے اس لئے جملہ احباب جماعت عہدیداران مال اور مبلغین صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ وصولی چندہ جات کی کمی کو پورا کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دے کر تعاون فرمادیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

"جو شخص خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام لکھا جاتا ہے۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو مالی قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

ناظر بیت المال قادیان

تعمیر مسجد بھدرک کیلئے گرانقدر عطیہ

مسجد احمدیہ بھدرک (اڑیسہ) کا سنگِ بنیاد ۱۹۵۸ء میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا۔ مگر روپیہ کی فراہمی نہ ہونے کی وجہ سے اب تک اس کی تعمیر معرضِ التوا میں رہی۔ اب میری تحریک پر عزیزان غلام مسیح، غلام مہدی محمود، غلام ہادی و عبدالقادر صاحبان پسران مکرم شیخ کفایت اللہ صاحب مرحوم نے اپنا ایک قطعۂ زمین مالیتی پچیس ہزار روپیہ اس سلسلہ میں دیا ہے تا وہ فروخت کر کے مسجد کی تعمیر کے مصرف میں لایا جائے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس پیشکش کو قبول کر کے ان کے اموال و نفوس اور ایمان میں برکت دے۔ اور جماعت کے لئے مبارک کرے۔ آمین

خاکسار شریف احمد امینی
مبلغ انچارج صوبہ بنگال و اڑیسہ

خدمتِ سلسلہ کیلئے واقفین کی ضرورت

ہندوستان میں تبلیغِ اسلام کی مساعی کو تیز کرنے جملہ مسلمانان کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کرنے اور تربیت کے کام کو وسیع کرنے کے لئے وقف جدید کے ذریعہ جو کام ہو رہا ہے اس میں مزید توسیع کرنے کے لئے سلسلہ کو ایسے چند نوجوانوں یا صحت مند ادھیڑ عمر کے واقفین کی ضرورت ہے۔ جن میں خدمتِ دین کا شوق ہو اور اسلامی تعلیم سے واقفیت رکھتے ہوں اور مرکز کے حکم پر ہندوستان کے کسی علاقہ میں کام کرنے پر تیار ہوں۔ منظور کردہ معیار کے مطابق ایسے احباب کم از کم میٹرک یا مولوی فاضل پاس ہوں وقف منظور ہونے پر کچھ عرصہ مرکز میں یا کسی مبلغ کے ساتھ ٹریننگ کے دوران ایسے واقفین کو پچھتر روپے ماہوار گذارہ دیا جائے گا۔ ٹریننگ کے بعد کامیاب ہونے پر ۱۳۰-۴-۹۰ کے گریڈ میں گذارہ دیا جائے گا۔

جو احباب خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہیں وہ اپنی درخواستیں معہ جملہ کوائف و خدمت سلسلہ کا سابقہ تجربہ صحت کی حالت وغیرہ کے ساتھ مقامی جماعت کے صدر یا امیر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ انچارج وقف جدید قادیان کے نام بھجوا دیں استثنائی حالات میں غیر معمولی جذبہ خدمت دین رکھنے والے افراد کی درخواستوں پر جو انڈر میٹرک یا نان مولوی فاضل بھی ہوں غور ہو سکے گا وہ بھی اپنی درخواستیں معہ جملہ کوائف بھجوا سکتے ہیں

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم مبارک سے "جزاکم اللہ" تحریر فرمایا

چندہ وقف جدید ۶۸-۱۹۶۷ء سال گیارہ کے وعدہ جات بغرضِ ملاحظہ و دعا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش ہوئی۔ حضور اقدس نے بعد ملاحظہ دعا فرمائی اور اپنے قلم مبارک سے "جزاکم اللہ" تحریر فرمایا۔

اب حضور کی خدمت میں دوسری فہرست ارسال کی جانے والی ہے جو زیر ترتیب ہے وہ جماعتیں جو ابھی تک کسی ناگزیر حالات کی وجہ سے اپنی جماعتوں کے وعدے مرکز میں ارسال نہ کر سکی ہوں فوراً متوجہ ہوں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

شکرانہ اور درخواست دعا مکرم سید تنویر احمد صاحب وکیل رانچی نے اپنے بچے سید جاوید احمد کی پیدائش کی خوشی میں پانچ روپے شکرانہ کے طور پر اخبار بدر کی اعانت میں عنایت فرمائے ہیں احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

خاکسار بشیر احمد بانگی مبلغ سلسلہ مقیم کملیہ ضلع رانچی

صلوٰۃ الادیان حصہ دوم

عرصہ ۱۴ سال ہوا خاکسار نے ایک رسالہ صلوٰۃ الادیان حصہ اوّل شائع کیا تھا۔ جس میں اسلامی نماز کا فلسفہ سکھوں ہندوؤں اور بہائیوں کے طریق عبادات درج کئے گئے تھے۔ اب حصہ دوم میں زرتشت۔ پارسی۔ یہودیوں۔ بدھ۔ جین مت کی نمازوں یا طریق عبادت کی اشد ضرورت ہے۔ موازنہ مذاہب کے لئے احباب سے درخواست ہے کہ کوئی کتاب یا رسالہ یا حوالہ معلوم ہو تو آگاہ فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار حاجی محمد ابراہیم خلیل

احمدیہ جامع مسجد سرگودھا (مغربی پاکستان)

دعائے مغفرت

میرے داماد میاں فضل حق صاحب (جو مکرم حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری درویش قادیان دارالامان کے صاحبزادے تھے) ۱۵ روز بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر ۶/۴/۶۸ کو بوقت ۸ بجے شام اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱½ سال پیشتر ان کی بیوی فوت ہو گئی تھیں ۲ معصوم بچے ہیں۔ درویشان قادیان و احباب کرام دعا فرماویں مولا کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور ان کے درجات بلند ہوں۔ ان کے معصوم بچوں کا خدا تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔ [illegible] پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما دے۔

غمزدہ حاجی عبدالکریم احمدی شفاخانہ (کراچی)

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۴۹ ویں مجلس مشاورت

(بقیہ صفحہ اوّل)

تینوں بجٹوں کی یہ مجموعی رقم سال گذشتہ کی مجموعی رقم سے بقدر ۲ لاکھ روپے زیادہ ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس موقعہ پر محترم کرنل عطاء اللہ صاحب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی سالانہ رپورٹ اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے وقف عارضی اور اس سے متعلق کاموں کی سال گذشتہ کی کارگذاری بھی نمائندگان کے سامنے رکھی۔ نمائندگان نے اس بارہ میں پیش آمدہ بعض مشکلات کے حل سے متعلق مشورے پیش کئے۔ اور اس بارہ میں حضور نے نہایت اہم فیصلوں کا اعلان فرمایا اور جماعتوں کو ان کی نہایت اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس سال مجلس شوریٰ کے اختتامی اجلاس میں مختلف جماعتہائے احمدیہ و مرکزی تنظیموں کے ۶۲۶ نمائندگان شریک ہوئے علاوہ ازیں ۵۰۶ مقامی زائرین اور ۲۱۸ مستورات کو بھی شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔

۷ اپریل کی شام کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نمائندگان [illegible] مجلس شوریٰ کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہِ شفقت شرکت فرمائی۔

نئی دہلی۔ ۱۵ اپریل۔ مرکزی وزیر خوراک شری جگجیون رام نے لوک سبھا میں کہا کہ حکومت نے گندم کی سرکاری خرید کے لئے جو بھاؤ مقرر کئے ہیں انہیں گرنے نہیں دیا جائے گا۔ گندم کی سرکاری خرید کا بھاؤ ۷۶ سے ۸۱ روپے فی کوئنٹل مقرر ہے

سرگودھا ۱۵ اپریل۔ کل رات سرگودھا میں زبردست طوفان باد و باراں آیا آندھی کے ساتھ کافی مینہ برسا جس کی وجہ سے پارٹیوں کے خیمے اُڑ گئے۔ اور انہیں کہیں سر چھپانے کو جگہ نہ ملی۔ بہت سے درخت اکھڑ گئے۔ تاہم کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا۔

بھٹنڈہ ۱۵ اپریل۔ کل فریدکوٹ میں آسمانی بجلی گری۔ جس سے دو شخص ہلاک ہو گئے تین اشخاص زخمی ہوئے۔ لیکن انہیں بروقت طبی امداد دے کر بچا لیا گیا۔ بھٹنڈہ میں بھی آسمانی بجلی نے ایک آدمی کی جان لے لی۔

ضروری اعلان

قافلہ برائے شمولیت جلسہ سالانہ ربوہ پاکستان سال ۱۹۶۸ء

احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ ربوہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

نظارت امور عامہ حسب سابق اس سال بھی حکومتِ ہند سے جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے ۵۰۰ افراد کے قافلہ کی منظوری دیئے جانے کی درخواست کر رہی ہے۔

پریذیڈنٹ صاحبان و امراء کرام سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس امر کا اعلان کر دیں۔ اور جو دوست جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے خواہشمند ہوں۔ ان سے درخواستیں لے کر مورخہ ۳۰ جون تک نظارت امور عامہ میں ضرور بھجوا دیں۔ اس تاریخ کے بعد جن احباب کی درخواستیں موصول ہوں گی ان کو قافلہ کی فہرست میں شامل کرنا ممکن نہیں ہو سکے گا۔

احباب کو ایسی درخواستیں تنظیم جماعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے صدر صاحبان و امراء کرام کے توسط سے بھجوانی چاہئیں۔

نظارت امور عامہ میں جو درخواستیں بھجوائی جائیں اس میں نام۔ ولدیت (اگر شادی شدہ عورت ہو تو خاوند کا نام) عمر۔ پیشہ۔ ملازمت مع عہدہ کی تفصیل اور پورا پتہ صاف الفاظ میں تحریر کریں تا کہ لسٹ تیار کرتے وقت سہولت رہے۔

پندرہ سال سے زائد عمر کے لڑکے لڑکیوں کے پاسپورٹ علیحدہ بنوانے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے بارہ میں بھی پوری تفصیلات مذکورہ بالا طریق پر تحریر کریں۔

پندرہ سال سے کم عمر کے بچوں کا اندراج والد یا والدہ کے پاسپورٹ میں ہوا کرتا ہے۔ ایسے بچوں کے نام اور تاریخ و سن پیدائش بھی درج کئے جائیں کیونکہ قافلہ کی فہرست میں بچوں کی تعداد بھی درج کرنی ہوگی۔

جو دوست قافلہ میں جانے کی درخواست نظارت امور عامہ میں بھجوائیں ان کو اس امر سے آگاہ کر دیا جائے کہ انہیں پاسپورٹ اپنے ضلعوں میں بنوانے ہوں گے۔

یہ امر یاد رہے کہ جو دوست ابھی درخواست دے کر اپنے نام فہرست قافلہ میں درج نہیں کرائیں گے اگر بعد میں وہ اپنے طور پر پاسپورٹ بنوا بھی لیں تو انہیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ کے لئے علیحدہ ویزا نہیں مل سکے گا۔ کیونکہ دفتر ہائی کمیشن پاکستان نیو دہلی اس موقعہ پر صرف قافلہ کی فہرست میں مندرج افراد کو ہی ویزے دیتا ہے۔ دوسروں کو نہیں دیتا۔

ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان